ایک گمنام کتب خانہ

انوار صولت

گندگر پہاڑ کے دامن میں دریائے سندھ کے بائیں کنارے پر حضرو کا شہر آباد ہے جو اپنی تاریخی اور تجارتی اہمیت کی وجہ سے عہد قدیم سے مشہور چلا آرہا ہے۔ انتظامی تقسیم کے اعتبار سے آج کل یہ ضلع کیمبل پور میں شامل ہے۔ تاریخی طور پر اس کا نواحی علاقہ اسکندر اعظم کی گزرگاہ رہا ہے۔ محمود غزنوی کی پانچویں اور فیصلہ کن لڑائی یہیں پر ہوئی اور تقسیم ہند سے قبل کانگرس کو سیاسی طور پر سب سے بڑی شکست یہیں ہوئی۔

حضرو کیمبل پور سے چودہ میل جانب جنوب تربیلا جانے والے راستے پر واقع ہے۔ اگرچہ یہ ریلوے اسٹیشن نہیں، تاہم یہ بسوں، لاریوں اور ویگنوں کے ذریعے راولپنڈی، پشاور، کیمبل پور اور تربیلا سے ملا ہوا ہے۔ جہاں ان مقامات کے لئے ہر پانچ منٹ کے بعد سواری مل سکتی ہے۔ یہاں پہنچنے کے لئے راولپنڈی سے صرف اڑھائی گھنٹے لگتے ہیں۔

کتب خانہ

حضرو کے محلہ عظیم خان میں خواجہ محمد خان اسد کا "میرا کتب خانہ" موجود ہے۔ آپ ایک مشہور علم دوست شخصیت ہیں جو ۱۹۳۲ء سے اس کتب خانے کے لئے کتابیں جمع کر رہے ہیں۔ یہ کتب خانہ ان کے رہائشی مکان کی بالائی منزل میں واقع ہے۔ خواجہ صاحب عربی فارسی کے فاضل اور اعلیٰ پائے کے ادیب ہیں۔

اس کتب خانہ میں ساڑھے تین ہزار کے لگ بھگ کتب موجود ہیں جو سیرت و دینیات، تاریخ، سوانح عمریوں اور سفرناموں، قرآن و حدیث، فقہ و قانون، ادب و سیاست، اور مکاتیب و خطبات جیسے اہم موضوعات کی حامل ہیں اور تمام کی تمام مشہور اور بلند پایہ مصنفین کی تصانیف ہیں۔

نایاب رسائل | میں قصہ حضرت بلالؓ مصنفہ بہادر شاہ ظفر نوادرات سے تعلق رکھتا ہے اور کسی لائبریری میں شاید ہی موجود ہو۔

باقی رسائل کی تفصیل یہ ہے ان میں اکثریت قبل از تقسیم کے رسائل کی ہے۔ جن میں آجکل کئی نایاب ہیں۔ الالقاء جلد ۱۱۔ ۱۹۔ ۲۰، ۲۱، ۲۲ اور ۲۳، مخزن ۱۹۰۴ء چھ جلد، الہلال ۱۹۱۴ء پچیس جلد، الامداد (ج ۲۔ تھانہ بھون ۱۳۳۵ھ)، پانچ عدد قاسم العلوم جلد ۱ (مولانا عتیق احمد صدیقی ۱۲۵۳ھ) چھ جلد، دین و دنیا دہلی ۱۹۲۴ء نو جلد، پیشوا دہلی ۱۹۳۲ء، سالنامہ سرپنچ لکھنؤ (ایڈیٹر شوکت تھانوی) ۱۹۳۴ء، اخبار اہلحدیث دہلی بھارت (سید تقریظ احمد مدیر) ۱۹۶۲ء، اشاعت اسلام (خواجہ کمال الدین احمد، احمدیہ سٹیم پریس لاہور) ۱۹۱۶ء، دلگداز لکھنؤ (شرر) ۱۹۲۲ء، شفا (حکیم یوسف حسن حضروی (مطبوعہ اکسیرات ہند کلکتہ پریس) ۱۳۴۶ھ، خطیب دہلی (ملا واحدی) ۱۳۳۶ھ، علی گڑھ میگزین ۱۹۳۷ء، آجکل دہلی ۱۹۴۵ء، غالب (مدیر مرزا شجاع، امرتسر) ۱۹۲۷ء، خیالستان (اختر شیرانی) ۱۹۳۵ء، رومان (اختر شیرانی) ۱۹۳۹ء، شانِ اسلام ج ۳ (صاحبزادہ قیوم قریشی سرحدی پشاور، شان ہند بمبئی ۱۹۳۹ء چار جلد، الفرقان ۱۹۵۱ء تا ۱۹۵۵ء (نامی پریس لکھنؤ) دائرۃ المعارف ۱۹۴۷ء تا ۱۹۷۰ء مکمل فائل، عالمگیر خصوصی نمبر ۱۹۲۹ء، ۱۹۳۳ء، ۱۹۴۴ء نیرنگِ خیال ۱۹۳۶ء اور ۱۹۳۹ء کی چند جلدیں، ساقی خاص نمبر ۱۹۳۴ء، ۱۹۳۶ء، ۱۹۳۸ء اور ۱۹۴۰ء، ہمایوں ۱۹۲۴ء، ۱۹۲۵ء، ۱۹۲۶ء، ۱۹۳۶ء، ۱۹۴۱ء اور ۱۹۴۶ء کی جلدیں، رسالہ صوفی، منڈی بہاؤالدین (مدیر ملک محمد دین) کی ۱۹۱۴ء، ۱۹۳۲ء تا ۱۹۳۴ء کی جلدیں۔ ادب لطیف ۱۹۳۹ء، نگار (نیاز فتح پوری) ۱۹۲۶ء ۱۹۲۹ء، ۱۹۳۱ء اور ۱۹۳۵ء کی جلدیں۔

کتب خانے کا ایک حصہ ڈراموں، مختصر افسانوں، تراجم اور ناولوں کے لئے وقف ہے جس میں تقریباً ہر معروف مصنف کی کتب ملتی ہیں۔

قلمی نسخے | (۱) ایک قرآن پاک خط کوفی میں موجود ہے جو کاغذ کی ساخت کے اعتبار سے تین سو سال پرانا معلوم ہوتا ہے۔

(۲) ایک پنج سورہ ہے جس کو فضل دین ملک مالہ (ایک قصبہ حضرو کے نزدیک ہے) نے

تحریر کیا ہے۔

(۳) تاریخ ارادت خان۔ یہ بہادر شاہ نامہ ہے، جس کے مصنف مرزا مبارک اللہ اور کاتب کنہیالال ہیں۔ اس کی کتابت ۱۱۲۶ھ میں ہوئی ہے۔ یہ تاریخی نسخہ نہایت عمدہ حالت میں کتب خانہ میں محفوظ ہے۔ اس کو حال ہی میں مولانا غلام رسول مہر نے ترجمہ و ترتیب کے ساتھ ادارہ تحقیقات پاکستان پنجاب یونیورسٹی لاہور سے شائع کیا ہے۔

مولانا نذر صابری ایم اے "نوادرات الملک" (سن تصنیف ۱۹۶۳ء) کے ص ۱۲ پر اس تاریخی کتاب کا تعارف اس طرح کراتے ہیں: "مصنف مرزا مبارک اللہ متخلص بہ واضح سن تالیف ۱۱۲۶ھ، اورنگ زیب کی وفات کے بعد اس کے خاندان پر کیا گزری، مصنف نے اپنی سرگزشت کے پیرایہ میں اس داستان خونچکاں کو بیان کیا ہے۔ چونکہ وہ خود خاندانِ مغلیہ کا ایک منصب دار تھا۔ اور ارادت خان کا عہدہ اس کے خاندان میں عہد شاہجہانی سے چلا آرہا تھا۔ لہٰذا "محرم رازِ درونِ خانہ" کے طور پر اس کے بیان کو بڑا اعتبار حاصل ہے۔ اس لئے یہ کتاب اپنے دور کی گراں قدر معتبر تاریخ کا درجہ رکھتی ہے۔ جلی نستعلیق میں خوشخط نسخہ ہے، جسے کنہیا لال نے سرمست خاں کے لئے ۱۱۵۷ھ میں تحریر کیا تھا۔ آخر میں سرمست خاں کی مہر ثبت ہے۔ یہ نسخہ خان بہادر محمد عظیم خاں کی ملکیت تھا۔ جو صاحبِ کتب خانہ کے چچا تھے۔"

(۴) مختلف معروف کتب مثلاً بہار دانش، شرح گلستاں، یوسف زلیخا اور بوستانِ سعدی وغیرہ۔ ان سب کے کاتب وہی فضل دین ملک مالہ والے ہیں۔

(۵) نوشت خان زماں خاں پیتی (PAITI)

پیتی حضرو کے پاس ہی ایک معروف بستی ہے۔ یہ کتاب علی زئی ودانی خاندان کے ایک فرد کی خودنوشت سوانح عمری ہے، جو زیادہ تر خاندانی حالات پر مشتمل ہے۔ آخری واقعہ ۷ اگست ۱۹۰۷ء کا درج کیا ہے۔ خان موصوف نے کافی طویل عمر پائی تھی۔ آخر عمر میں انھوں نے اپنی اولاد کے لئے یہ ڈائری لکھی تھی۔ ابتدا میں ان کے لئے چند اقوال بھی لکھے ہوئے ہیں۔ ●